امام بیہقی کی کتاب حیاۃ الانبیاء کی مثالی شرح

آپ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں واللہ

محدث کبیر، مناظر اسلام، محقق دوراں
علامہ محمد عباس رضوی

مکتبۃ المدینۃ المنورہ ○ حافظ آباد

امام بیہقی کی کتاب "حیاۃ الانبیاء" کی مثالی شرح

آپ ﷺ زندہ ہیں واللہ

محدث کبیر، مناظر اسلام، محقق دوراں،

حضرت علامہ مفتی **محمد عباس** صاحب رضوی مدظلہ العالی

ناشر

مکتبۃ المدینۃ المنورۃ　　مکتبہ قادریہ

کسوکے روڈ مکہ مارکیٹ حافظ آباد: 0431-237699　سرکلر روڈ گوجرانوالہ

باسمہ تعالی

نام کتاب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں واللہ

تالیف: محدث کبیر علامہ محمد عباس رضوی صاحب مدظلہ العالی

پروف ریڈنگ: خادم مناظر اسلام قاری محمد ارشد مسعود اشرف چشتی

کمپوزنگ: قادری کمپوزنگ سنٹر میلاد چوک سرکلر روڈ گوجرانوالہ

ایڈیشن: دوئم ۲۰۰۴ء

قیمت ۲۰۰

ملنے کے پتے

شبیر برادرز لاہور : ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور

مکتبہ جمال کرم لاہور: مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور

مکتبہ قادریہ لاہور: سنی کتب خانہ لاہور

مکتبہ رضائے مصطفٰے چوک دارالسلام گوجرانوالہ فرید بک سٹال لاہور

فیضان مدینہ پبلی کیشنز کاموکے مسلم کتابوی لاہور

مکتبۃ المدینۃ المنورۃ مکہ مارکیٹ حافظ آباد: مکتبہ قادریہ سرکلر روڈ گوجرانوالہ

....

دورو نزدیکوں سُنن گل کرے کوئی کیسی

کرانصاف توئیں اے منکر اندر سنن نبی دے

عرشوں تحت ثری تک سندے اندر بند بعیدے

پہلی حالت نالوں اوسدی ہے،ہن پچھلی بہتر

قبراندر کیوں سُندا نائیں سب نبیاں دامہتر

(ہدایت المسلمین میاں محمد بخش ص ۶۲)

اس سے معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایسی قوت سماعت عطا فرمائی ہے کہ آپ اپنے امتیوں کا درود وسلام بلواسطہ اور بلا واسطہ ہر طریقے سے سماعت فرماتے ہیں اوراس میں استحالہ بھی کوئی نہیں یہ طاقت تو آپ کے وسیلہ وصدقہ سے آپ کے کئی غلاموں کو عطا فرمائی گئی ہے۔جیسا کہ حدیث صحیح میں وارد ہوا ہے کہ ایک فرشتہ کو ساری مخلوق کی آوازیں سننے کی طاقت عنایت فرمائی گئی ہے۔اس حدیث کی تحقیق وتخریج پہلے صفحات میں گذر چکی ہے۔اور ایک حدیث قدسی میں وارد ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔آپؐ نے ارشاد فرمایا:

ان اللّٰہ تعالیٰ قال من عادی لی ولیا فقد آذنتہ بالحرب وما تقرب الی عبدی بشئی احب الی مما افترضت علیہ ولا یزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احببتہ فاذا احببتہ فکنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصربہ ویدہ التی	بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا جس نے میرے ولی کی دشمنی کی میں نے اس سے اعلان جنگ کر دیا اور جن چیزوں کے ذریعہ بندہ مجھ سے نزدیک ہوتا ہے ان میں سے سب سے زیادہ محبوب چیز میرے نزدیک فرائض ہیں اور میرا بندہ نوافل کے ذریع میری ہمیشہ نزدیکی حاصل کرتا رہتا ہے

....

يبطش بها ورجله التي يمشي بهاو ان سألني لاعطينه............

(صحیح بخاری ۲/ ۹۶۳ نوادرالاصول ص ۷۱، ۱۱۵)

یہاں تک میں اسے اپنا محبوب بنالیتا ہوں اور جب میں اسے اپنا محبوب بنالیتا ہوں تو میں اس کے کان ہوں جاتا ہو جس سے وہ سنتا ہے اور میں اسکی آنکھیں بن جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے میں اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے اور میں اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اسے ضرور دیتا ہوں

اس حدیث شریف کی شرح کرتے ہوئے حضرت امام فخرالدین رازی فرماتے ہیں:

وكذلك العبد اذاواظب على الطاعات بلغ الى المقام الذى يقول الله كنت له سمعا و بصرا فاذا صارنور جلال الله سمعاله سمع القريب والبعيد واذاصار ذلك النور بصراله راى القريب والبعيد واذا صار ذلك النور يداله قدر على التصرف فى الصعب والسهل والبعيد والقريب

(تفسیر کبیر۔ زیرآیت ام حسبت ان اصحاب الکہف والرقیم)

جب بندہ نیکیوں پر موظبت کرتا ہے تو وہ اس مقام تک پہنچ جاتا ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے کنت لہ سمعا وبصرا فرمایا ہے جب اللہ تعالیٰ کے جلال کا نور اس کے کان بن جاتا ہے تو وہ شخص دور و نزدیک سے سنتا ہے اور جب یہی نور اس کی آنکھیں ہو گیا تو وہ دور و نزدیک سے دیکھتا ہے اور جب یہی نور جلال اس کے ہاتھ ہو جاتا ہے تو یہ ولی مشکل اور آسان دور و نزدیک میں تصرف کرنے پر قادر ہو جاتا ہے۔

....

حضرت امام شہاب الدین سید محمود آلوسی بغدادی فرماتے ہیں:

وذکروا ان من القوم من یسمع فی اللّٰہ وللّٰہ وباللّٰہ من اللّٰہ جل وعلی ولا یسمع بالسمع الانسانی بل یسمع بالسمع الربانی کما فی الحدیث القدسی کنت سمعه الذی یسمع به .... انتھیٰ (تفسیر روح المعانی پ۱۰۲/۲۵)

عارفین (اولیاء) نے ذکر کیا کہ قوم میں ایسے لوگ بھی ہیں جو اللہ میں اللہ کے لئے اللہ کے ساتھ اللہ سے سنتے ہیں وہ انسانی سماعت سے نہیں سنتے بلکہ ربانی سماعت سے سنتے ہیں جیسا کہ حدیث قدسی میں وارد ہے کہ میں اس کے کان بن جاتا ہوں وہ جن سے سنتا ہے۔

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خدام اولیاء کرام وامتیوں کی یہ شان ہے تو آقا دو جہاں امام الانبیاء والمرسلین محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت سماعت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت بصارت کی کیا شان اقدس ہوگی۔

حضرت فاروق اعظم کا دور سے دیکھ کر آواز پہنچانا اور حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ کا دور سے آواز سننا:

عن ابن عمران عمر بعث جیشاً وامر علیهم رجلا یدعی سارية فبینما عمر رضی الله عنه یخطب فجعل یصیح یاساریٔ الجبل .فقدم رسول من الجیش فقال یا امیر المومنین لقینا عدونا فهزمونا فاذا صائح یصیح یاسارية الجبل فاسندنا.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر بھیجا اوران پر امیر ساریہ رضی اللہ عنہ نامی آدمی کو بنایا ایک مرتبہ حضرت عمر خطبہ دیتے ہوئے پکارا اے ساریہ رضی اللہ عنہ پہاڑ کی طرف ہوجا (تین مرتبہ فرمایا) لشکر سے ایک پیغام لانے والا آیا اور

....

ظهورنا الی الجبل فهزمهم الله فقلنا لعمر کنت تصحیح بذایک.

کہا اے امیر المومنین ہم دشمن سے ملے پس ہم شکست کے قریب تھے کہ ایک پکانے والے نے پکارا اے ساریہ رضی اللہ عنہ پہاڑ کی طرف ہو جا۔ پس ہم نے اپنی پیٹھ پہاڑ کی طرف کر لی پس دشمن کو شکست ہوگئی۔ ہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کی کہ آپ نے یہ آواز دی تھی۔

تخریج حدیث:

۱۔	دلائل النبوۃ ولفظ لہ	الامام بیہقی	۳۷۰/۶
۲۔	دلائل النبوۃ	الامام ابی نعیم	۵۷۹/۲۔۵۸۱/۲
۳۔	شرح اصول اعتقاد اھل السنۃ الجماعۃ	الامام لاکائی	۱۳۳۰/۷، ۱۳۳۱
۴۔	کرامات اولیاء اللہ	، ، ،	۱۲۸ برقم ۶۷
۵۔	کرامات اولیاء	ابن الاعرابی = بحوالہ تخریج الاربعین السلمیۃ فی التصوف	
۶۔	فوائد	الدیر عاقولی = التصوف۔ للسخاوی ۴۴	
۷۔	الاربعین	ابوعبدالرحمٰن السلمی مع تخریج للسخاوی ۴۴	
۸۔	الطبقات الکبری		
۹۔	تاریخ الامم والملوک	الامام طبری ۲۵۴/۳	
۱۰۔	ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی	۱۶۶/۲
۱۱۔	طبقات الشافعیۃ الکبری	تاج الدین السبکی ۳۲۴/۲ طبع جدید	

....

۱۲۔ کتاب الاعتقاد امام بیہقی ۲۰۳

۱۳۔ تہذیب الاثار عبدالملک بن محمد الخرکوشی ۴۷، ص ۳۶۲

امام زرکشی فرماتے ہیں:

وقد افراد الحافظ قطب الدین عبدالکریم الحلبی لھذا الحدیث جزءًا ووثق رجال ھذہ الطریق (اللالیٔ المنثورہ فی الاحادیث المشھورۃ ص ۱۶۷ حافظ قطب الدین عبدالکریم حلبی نے اس حدیث کے طرق پر ایک مستقل کتاب تصنیف کی ہے اور اس سند کے تمام راویوں کی توثیق کی ہے۔

امام حافظ سخاوی فرماتے ہیں:

وھو اسناد حسن اور وہ سند حسن ہے۔

(تخریج احادیث المسلمیۃ التصوف للسخاوی ص ۴۵ والمقاصد الحسنۃ ص ۳۷)

آپ مزید فرماتے ہیں:

قلت وللقصۃ طرق منھا ماروی ابن مردویۃ من طریق میمون بن مھران عن ابن عمر عن ابیہ .... ومنھا مااخرج الواقدی عن اسامۃ بن زید بن اسلم عن ابیہ .... ومنھاماروی سیف عن ابی عثمان وابی عمرو بن العلاء.

میں کہتا ہوں کہ اس قصہ کے کئی طرق ہیں۔ ان میں سے ایک طریق وہ جس کو ابن مردویہ نے میمون بن مہران عن ابن عمر عن ابیہ کی سند سے روایت کیا ہے اور ایک وہ جس کو واقدی نے اسامہ بن زید بن اسلم عن ابیہ کی سند سے بیان فرمایا اور وہ جس کو سیف نے عثمان اور ابوعمرو بن العلاء کی سند سے روایت کیا ہے۔

(تخریج احادیث السلمیۃ فی التصوف ص ۴۷۔۴۸)

حضرت امام شامی فرماتے ہیں:

....

والاثر عن امیر المومنین عمر رضی الله تعالیٰ عنه صحیح انه قال یا ساریة .

اور حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے یہ اثر صحیح سند سے ثابت کہ آپ نے فرمایا۔ یا ساریہ الجبل۔

(اجابۃ الغوث فی رسائل ابن عابدین ۲/۲۷۹)

صدیق الحسن بھوپالوی غیر مقلد نے تحریر کیا ہے:

چنانچہ لوگ اب تک اس غار کو معظم جان کر تبرک حاصل کرتے ہیں۔ میں کہتا ہوں قصہ ساریہ کو بیہقی اور ابو نعیم نے دلائل النبوۃ میں اور لالکائی نے شرح السنۃ میں اور دیر عاقولی نے فوائد میں اور ابن الاعرابی نے کرامات اولیاء میں اور خطیب نے رواۃ مالک عن نافع عن ابن عمر سے روایت کیا ہے۔ الفاظ کا کچھ فرق ہے۔

حافظ ابن حجر نے اصابہ میں کہا ہے کہ اسنادہ حسن

(تکریم المومنین بتقویم مناقب خلفاء الراشدین ص ۶۱)

مولوی احمد حسن دہلوی غیر مقلد نے لکھا ہے:

اخرجه ایضاً ابو عبد الرحمن السلمی فی الاربعین وابن الاعرابی فی کرامات اولیاء و ابو نعیم فی الدلائل واللالکائی فی السنة وابن عساکر فی مسنده (وحسن الالبانی اسناده) وقال الحافظ ابن حجر فی الاصابة (۲/۳) اسناده حسن (وقال الحافظ ابن کثیر هذا اسناد جید حسن" البداية ۷/۱۳۱) واخرجه ایضا الخطیب

اس کو ابو عبد الرحمٰن سلمی نے اربعین اور ابن اعرابی نے کرامات اولیاء ابو نعیم نے دلائل ولالکائی نے سنہ اور ابن عساکر نے مسند میں روایت کیا (البانی نے اس کی سند کو حسن کہا ہے) اور حافظ ابن حجر نے اصابہ (۲/۳) میں اس کی سند کو حسن کہا اور حافظ ابن کثیر نے (البدایہ والنہایہ ۷/۱۳۱) میں کہا کہ "اس کی سند پختہ اور حسن ہے اور اس کو خطیب نے روات مالک اور ابن عساکر نے بھی اپنی مسند

....

فی رواۃ مالک وابن عساکر فی مسندہ میں اور ابن مردویہ نے اسی طرح روایت کیا ہے
وابن مردویہ بنحوہ..................

تنقیح الرواۃ فی تخریج.

(احادیث المشکوٰۃ ۴/۱۹۳ باب الکرامات حوالہ)

للاحمد حسن دھلوی وابی سعید محمد شرف الدین دھلوی مع الاستدراکات
حافظ صلاح الدین یوسف وحافظ نعیم الحق نعیم کلھم .من غیرا لمقلدین.

جس پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کی یہ شان ہے تو اس کی اپنی کیا شان مبارک ہوگی۔ لیکن نہ جانے منکرین شان رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا بیماری ہے کہ ہر عظمت وشان والی چیز میں ان کو کچھ نہ کچھ عیب کیوں نظر آتے ہیں۔

ارے تجھ کو کھائے تپ سقر
تیرے دل میں کس سے بخار ہے